إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

الفضل

روزنامہ

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

DAILY

ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ صفر ۱۳۵۸ھ | یوم | مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۳۹ء | نمبر ۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

بذریعہ ڈاک ناصر آباد سے ۲۵ مارچ کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو روز سے دائیں بازو میں درد ہے۔ اس قدر کہ معمولی حرکت سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام ناصر احمد صاحب کو بھی اسی طرح بازو میں درد اور کمزوری ہے۔ غالباً یہاں کی آب و ہوا کے باعث ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ بخار کھانسی۔ نزلہ اور سر درد ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور گیانی واحد حسین صاحب وائل پور سے واپس آ گئے ہیں۔

آج نیشنل لیگ کور کے ۵۰ والنٹیرز افسر جیش کی زیر نگرانی بحکم جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کیمپنگ کے لئے باہر گئے ہیں۔

محکمہ بجلی کے مقامی دفتر سے اعلان کیا ہے کہ آئندہ سوفٹ تک سروس لائن کا کرایہ نہیں لیا جائے گا۔ نیز انڈسٹری کی غرض سے بجلی استعمال کرنے والوں کو سوفٹ تک کی سروس کے لئے محکمہ بجلی کو کچھ نہیں ادا کرنا پڑے گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلامی احکام کی پابندی مرد و عورت کیلئے مساوی ہے

"اسلام نے شرائط پابندی ہر دو عورتوں اور مردوں کے واسطے لازم کئے ہیں۔ پردہ کرنے کا حکم جیسا کہ عورتوں کو ہے۔ مردوں کو بھی ویسا ہی تاکیدی حکم ہے۔ غض بصر کا۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ حلال و حرام کا امتیاز۔ خدا کے احکام کے مقابلہ میں اپنی عادات۔ اور رسم و رواج کا ترک کرنا وغیرہ وغیرہ ایسی پابندیاں ہیں جن سے اسلام کا دروازہ نہایت ہی تنگ ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر ایک اس دروازے میں داخل نہیں ہو سکتا" (الحکم ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

محبت کا اثر انسانی قلب پر

"فطرت انسانی میں یہ رکھا گیا ہے کہ جب کسی سے محبت کرتا ہے۔ تو اس کے فراق سے اس کو صدمہ بھی پہونچتا ہے۔ ماں اپنے بچہ سے محبت کرتی ہے مگر اس کا بچہ اگر اس سے جدا ہو جائے تو اس کو کیسا صدمہ ہوتا ہے۔ اور کتنا دکھ اور رنج پہونچتا ہے" (الحکم نمبر ۳۵ جلد ۱۲۔ صفحہ ۳)

"ایک تکلیف اور دکھ کا وقت آتا ہے۔ تاکہ وہ آزمایا جائے۔ اور صبر اور استقامت کا اجر پائے اصل میں تکالیف کے دن ہی مبارک دن ہوتے ہیں" (بدر ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء)

پیشوائی کیلئے بہشت کا آگے آنا

"مرنا تو سب کے واسطے مقدر ہے۔ مگر غربت کے ساتھ بے شر ہو کر مسکینی اور عاجزی میں جو لوگ مرتے ہیں۔ ان کی پیشوائی کے واسطے گویا بہشت آگے آتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ نے لعزر کے متعلق بیان کیا ہے" (بدر ۳۰ اگست ۱۹۰۶ء)

مرنے والی اولاد فرط ہوتی ہے

"اولاد جو مرتی ہے۔ وہ فرط ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تھی۔ کہ جس کی کوئی اولاد نہیں مرتی۔ وہ کیا کرے گا۔ فرمایا میں اپنی امت کا فرط ہوں" (البدر ۸۔ جون ۱۹۰۵ء)

تکالیف کے دن ہی مبارک ہوتے ہیں

"خدا پر پورا ایمان اور بھروسہ ہو۔ تو پھر انسان کو خواہ تنور میں ڈال دیا جائے۔ اسے کوئی غم نہیں ہوتا۔ تکالیف کا بھی ایک وقت ہوتا ہے۔ اس کے بعد پھر راحت ہے۔ جیسے بچہ پیدا ہونے کے وقت عورت کو تکلیف ہوتی ہے۔ بلکہ ساتھ والے بھی روتے ہیں۔ لیکن جب بچہ پیدا ہو گیا تو پھر سب کو خوشی ہے۔ ایسا ہی مومن پر خدا کی طرف سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اہم تبدیلیاں جو یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے عمل میں لائی جائینگی

جن اسٹیشنوں کے درمیان موجودہ وقت میں چل رہی ہیں	گاڑی کا نمبر	یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے تبدیلیاں
A (۱) لاہور اور کراچی سٹی	۱۹ اپ ایکسپریس	لاہور ۸ بج کر ۵ منٹ کی بجائے اب ۸ بج کر ۲۰ منٹ پر پہنچے گی۔
(۲) پشاور چھاؤنی اور لاہور	۲۰ ڈاؤن ایکسپریس	پشاور چھاؤنی سے بجائے ۶ بجے کے ۵ بجکر ۵۰ منٹ پر چلیگی اور لاہور میں بجائے ۱۸ بجکر ۱۵ منٹ کے ۱۸ بجے پہنچیگی۔
(۳) ایضاً ایضاً	۱۳ اپ میل	لاہور سے بجائے ۸ بجکر ۳۵ منٹ کے ۸ بجکر ۵۵ منٹ پر چلیگی اور پشاور چھاؤنی بجائے ۱۹ بجکر ۴ منٹ کے ۲۰ بجے پہنچے گی۔
(۴) لاہور اور سہارنپور	۱۶ ڈاؤن میل	لاہور سے بجائے ۱۸ بجکر ۴ منٹ کے ۱۸ بجکر ۴۰ منٹ پر چلے گی۔
(۵) ایضاً ایضاً	۱۵ اپ میل	سہارنپور سے بجائے ۴ بجے کے ۰ بجکر ۱۰ منٹ پر چلیگی
(۶) دہلی اور کالکا	۱ اپ میل	دہلی سے بجائے ۲۱ بجکر ۵۰ منٹ کے ۲۲ بجکر ۱۰ منٹ پر چلیگی اور کالکا بجائے ۵ بجکر ۵ منٹ کے ۶ بجکر ۱۵ منٹ پر پہنچے گی۔
(۷) ایضاً ایضاً	۲ ڈاؤن میل	دہلی بجائے ۶ بجکر ۵ منٹ کے ۶ بجکر ۲۰ منٹ پر پہنچیگی
(۸) لاہور دہلی براستہ بٹھنڈہ	۵ اپ ایکسپریس	دہلی سے بجائے ۲۱ بجکر ۴ منٹ کے ۲۱ بجکر ۵ منٹ پر چلیگی اور لاہور بجائے ۸ بجکر ۲۰ منٹ کے ۸ بجکر ۳۵ منٹ پر پہنچیگی۔
(۹) لاہور اور داود	۹۲/۹/۴۹/۹۲ ڈاؤن	لاڑکانہ اور داود کے درمیان منسوخ کردی گئی ہے
(۱۰) فیروزپور چھاؤنی اور رائے ونڈ	۳۳۷ اپ ۳۳۸ ڈاؤن	فیروزپور چھاؤنی اور رائے ونڈ کے درمیان منسوخ کردی گئی ہے۔
(۱۱) دہلی اور جیند	۱۵۱ اپ ۱۵۲ ڈاؤن	دہلی اور جیند کے درمیان منسوخ کردی گئی ہے۔

B نمبر ۳۸ اپ اور ۳۸ ڈاؤن جو اب دہلی اور کالکا کے درمیان سیدھی چلتی ہے ختم ہو جائیگی اور انبالہ چھاؤنی سے شروع ہوگی بلکہ نمبر ۱۴۱ اپ اور نمبر ۱۴۲ انبالہ چھاؤنی اور کالکا کے درمیان چلیگی جو انبالہ چھاؤنی پر ۴۳ اپ اور ۴۴ ڈاؤن کے ساتھ مل جایا کریگی

C

اڈیشنل گاڑیاں

گاڑی کا نمبر	سٹیشن روانگی	سٹیشن اختتام
۱۲ ڈاؤن ۱۳ اپ	لاہور روانگی ۲۱ بجکر ۳۰ منٹ پر	کالکا آمد ۵ بجکر ۳۰ منٹ پر
۱۴ ڈاؤن ۱۱ اپ	کالکا روانگی ۲۲ بجکر ۲۵ منٹ پر	لاہور آمد ۶ بجکر ۵ منٹ پر
۲۱ اپ	دہلی روانگی ۱۸ بجکر ۱۰ منٹ پر براستہ بٹھنڈہ	لاہور آمد ۹ بجکر ۱۵ منٹ پر
۲۲ ڈاؤن	لاہور روانگی ۱۸ بجکر ۱۵ منٹ براستہ بٹھنڈہ	دہلی آمد ۹ بجکر ۳۰ منٹ پر
۱۱۳ اپ	کوٹری روانگی ۷ بجکر ۵۰ منٹ پر	ٹنڈو آدم آمد ۱۰ بجکر ۵ منٹ پر
۱۱۴ ڈاؤن	ٹنڈو آدم روانگی ۱۵ بجکر ۲ منٹ پر	کوٹری آمد ۱۷ بجکر ۵۰ منٹ پر
۱۲۷ اپ	وزیر آباد روانگی ایک بج کر ۳۵ منٹ	جموں توی آمد ۵ بجکر ۲ منٹ پر
۱۲۸ ڈاؤن	جموں توی روانگی ۲۱ بجکر ۱۰ منٹ پر	وزیر آباد آمد ۲۳ بجکر ۴ منٹ پر
۱۲۵ اپ	سہارنپور روانگی ۷ بجکر ۵ منٹ پر	انبالہ سٹی آمد ۹ بجکر ۴۰ منٹ پر
۱۲۶ ڈاؤن	انبالہ سٹی روانگی ۱۷ بجکر ۲۵ منٹ پر	سہارنپور آمد ۱۹ بجکر ۴۰ منٹ پر

D۔ جن سٹیشنوں کے درمیان موجودہ وقت میں چل رہی ہے۔

اڈیشنل تھرو سروس

جن سٹیشنوں کے درمیان موجودہ وقت میں چل رہی ہے	گاڑی کا نمبر	یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے تبدیلیاں
(۱) کوئی نہیں	۵ اپ/۱۱۳ اپ	ہاوڑہ۔ کالکا فسٹ۔ سیکنڈ
"	۱۴ ڈاؤن/۶ ڈاؤن	کالکا۔ ہاوڑہ۔ فسٹ۔ سیکنڈ
"	۲۴ ڈاؤن/۲۳۵ اپ	پشاور چھاؤنی۔ جولیاں فسٹ سیکنڈ اور ریلیگ از ۱/۵/۳۹ تا ۳۰/۹/۳۹
کوئی نہیں	۴۰ ۲۳ ڈاؤن/۲۱ اپ	جولیاں۔ پشاور چھاؤنی فسٹ سیکنڈ اور ریلیگ ۱/۵/۳۹ سے کر ۳۰/۹/۳۹ تک
کوئی نہیں	۸۱ ڈاؤن/۲۰۳ ڈاؤن	لاہور۔ پٹھانکوٹ فسٹ۔ سیکنڈ اور ریلیگ از نغایت ۱/۵/۳۹ تا ۳۰/۱۱/۳۹ تک
"	۱۴ ڈاؤن/۴ ڈاؤن	کالکا۔ بمبئی سنٹرل فسٹ سیکنڈ اور ریلیگ ائیرکنڈیشنڈ کوچ از نغایت ۱/۵/۳۹ تا ۳۱/۱۰/۳۹
"	۱۰۳ اپ/۱۳ اپ	بمبئی سنٹرل۔ کالکا۔ فسٹ۔ سیکنڈ اور

لگیج ایئر کنڈیشنڈ کوچ از غایت ۱/۴/۳۹ تا ۳۱/۱۰/۳۹

(۲) تھرڈ سروس کیرج میں تبدیلیاں

دہلی۔لاہور ۱۲۳۔اپ — تھرڈ بذریعہ ۱۸۱ اپ از غایت ۱/۵/۳۹

لاہور جموں توی ۳۳۲ اپ/۲۹۱ اپ فسٹ سیکنڈ۔انٹر اور تھرڈ بذریعہ ۱۳۵ اپ/۲۷ اپ

جموں توی لاہور ۲۹۶ ڈاؤن/۲۴ ڈاؤن ایضاً — بذریعہ ۲۸ ڈاؤن/۳۴ ڈاؤن

(۳) تھرڈ سروس کیرج جو بند کر دی جائیگی

لاہور۔کالکا۔فسٹ سیکنڈ انٹر اور تھرڈ	۶ ڈاؤن/۱۰۱ اپ	منسوخ
کالکا۔لاہور۔فسٹ سیکنڈ انٹر تھرڈ	۲ ڈاؤن/۱۵ اپ	«
امرتسر کالکا۔تھرڈ	۶۷ ڈاؤن/۱۰۱ اپ	«
کالکا۔امرتسر	۲ ڈاؤن/۷۵۔۱ اپ	«

"E"

نئے کنکشن

(۱) ۱۱ اپ سندھ ایکسپریس کراچی سٹی سے ۵۸ ڈاؤن بمبئی ایکسپریس کے ساتھ لاہور پر

(۲) نمبر ۴۳ ڈاؤن مسافر گاڑی کریر شٹی پر ۶ کے۔ایم۔ای۔آئی۔آر کے ساتھ۔

(۳) نمبر ۱۷۔۱ اپ ہاوڑہ ایکسپریس کرا ہور پر ۹۲ ڈاؤن کے ساتھ

(۴) نمبر ۱۲ ڈاؤن ایکس لاہور کو امرتسر پر ۳۰۶ ڈاؤن کے ساتھ نارووال کے لئے

(۵) نمبر ۳۰۹ اپ ایکس قادیان کو ویرکا پر ۳۰۴ ڈاؤن کے ساتھ نارووال کیلئے

(۶) نمبر ۱۳۱۹ اپ ایکس پٹھانکوٹ کو امرتسر پر ۲۸ ڈاؤن کے ساتھ لدھیانہ کے لئے ۱۸۱۱۱۹ اپ کے ساتھ لاہور کے لئے۔

(۷) نمبر ۳۰۴ اپ ایکس مکیریاں کو جالندھر سٹی پر ۲۹۸ ڈاؤن کے ساتھ ہوشیارپور کے لئے

(۸) نمبر ۳۴ ڈاؤن پسنجر کو دہلی پر ۱۵۔۱ اپ ایکسپریس کے ساتھ

(۹) نمبر ۱۔۹ اپ سندھ ایکسپریس کراچی سٹی سے لاہور پر ۳۰۷۔۱ اپ کے ساتھ شورکوٹ روڈ کے لئے۔

(۱۰) نمبر ۳۰۳ اپ ایکسپریس لدھیاں خاص کو جالندھر سٹی پر نمبر ۵۸ ڈاؤن ایکسپریس کے ساتھ دہلی کے لئے اور ۲۹۶ ڈاؤن کے ساتھ جموں توی کے لئے

"F"

گاڑیاں بڑھادی گئیں

۲۹۶ ڈاؤن جیکب آباد لاڑکانہ کو دادو تک بڑھادیا گیا ہے

۲۰۵۔۱ اپ اور ۲۰۶ ڈاؤن جالندھر کا نانڈہ اڑمڑ کو دسوہہ سے دسوہہ بڑھادی گئی ہے

"G" کالکا شملہ سیکشن پر ریل موٹر اور مزید گاڑیاں جاری کی جائیں گی۔

"H"

۳۱/۳/۳۹ کی رات اور ۱/۴/۳۹ کو گاڑیوں کی رننگ

(۱) انبالہ چھاؤنی اور لاہور سیکشن پر مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۹ء کو ۴ ڈاؤن اور ۱ اپ شملہ میل کے ذریعہ کوئی سروس مہیا نہیں کی جائے گی۔

(۲) نمبر ۲ ڈاؤن کالکا۔دہلی۔کلکتہ میل مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء کو کالکا سے ۲۲ بجکر ۳۰ منٹ پر چلے گی۔ اور اپنے موجودہ اوقات کے مطابق انبالہ چھاؤنی پہونچیگی۔ اور وہاں سے نئے اوقات کے مطابق روانہ ہوگی لہٰذا یکم اپریل ۱۹۳۹ء کو نئے اوقات کے مطابق کالکا۔انبالہ سیکشن پر کوئی سروس نہ ہوگی۔

(۳) نمبر ۱۔اپ کلکتہ۔دہلی۔کالکا میل جو دہلی سے ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگی وہ دھول کوٹ اور للدو پر نہیں ٹھیرے گی۔

(۴) یکم اپریل ۱۹۳۹ء کو سمر ہل شملہ سیکشن پر ۱۰۸ اپ مکسڈ تھرڈ کی کوئی سروس نہیں ہوگی۔

(۵) یکم اپریل ۱۹۳۹ء کو کیتھل گھاٹ کالکا سیکشن پر ۱۰۶ ڈاؤن مکسڈ تھرڈ کی کوئی سروس نہیں ہوگی۔

(۶) یکم اپریل ۱۹۳۹ء کو انور اور پٹھانکوٹ کے درمیان نئے اوقات کے مطابق نمبر ۳۳۴ ڈاؤن کی کوئی سروس نہیں ہوگی۔

ٹائم اور فیر ٹیبل یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے تمام ریلوے بکسٹالوں پر تین آنے فی کاپی فروخت ہوگا

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

۱۱۷ع

سیرت مسیح موعودؑ مولوی ابوالفضل صاحب محمود نے سیرت مسیح موعود مرتبہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حال ہی میں شائع کی ہے چونکہ جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور اطراف عالم میں پھیلنے والی لہر کو دیکھ کر بہت سے لوگوں کو جو حالات سلسلہ سے واقف نہیں ہوتے خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ حالات سے آگاہ ہوں اس لئے ان کے [illegible]

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔

اس دوا کے مقابلہ میں سیکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ پچھلی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ ایک شیشی چودہ تولہ خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنادیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پنجہ رسالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کرکے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ) فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۲۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ آریہ ستیہ گرہ حیدرآباد کے تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند اور دیگر ۷۵ ستیہ گرہیوں کو ۱۸-۱۸ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ لالہ خوشحال چند نے عدالت کے سامنے بیان دیا۔ کہ میں حیدرآباد اس لئے جانا چاہتا ہوں تا معلوم کروں کہ کیا واقعی آریہ سماجیوں کے مذہبی حقوق پر پابندی عائد ہے۔ میں اپنے ساتھ ۵۰ مشنریوں کو اس لئے لایا کہ ریاست میں ۵۰ سماجیں ہیں اور میں ہر سماج میں ایک ایک مشنری حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجنا چاہتا تھا۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ گاندھی جی کے خون کا دباؤ کل رات ۲۰۰/۱۱۲ تک پہنچ گیا۔ ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق انہوں نے ملاقاتوں اور دیگر سرگرمیوں کو بہت محدود کر دیا ہے۔

لاہور ۲۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے چھ مسلم ممبروں نے حکومت پنجاب کو نوٹس دیا ہے کہ ان کے کچھ مطالبات مان لئے جائیں۔ ورنہ وہ وزارت پارٹی سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ مسٹر گابا نے اس خبر کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔ مطالبات یہ ہیں (۱) لاہور میونسپلٹی کی بحالی (۲) شہید گنج کے متعلق وعدے پورے کئے جائیں (۳) پبلک عبادتگاہوں کی حفاظت کے لئے بل مرتب کرنے کی غرض سے جو کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس کا اجلاس بلایا جائے۔

لنڈن ۲۷ مارچ۔ نیشنل پارلیمنٹ آف یوتھ کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں ہندوستانی ڈیلیگیٹوں کے علاوہ برطانیہ کی ۲۰۰ انجمنوں کے ڈیلیگیٹ بھی شریک تھے۔ اس اجلاس میں ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ یہ اجلاس ہندوستان کے لوگوں کی حالت کو بہتر بنانے اور آزادی حاصل کرنے کی کوششوں سے پوری ہمدردی کا اور ان کی حمایت کا اور ہندوستان کے نوجوانوں سے اپنے دوستانہ تعلقات کا اقرار کرتا ہے۔ اور برطانیہ کے نوجوانوں کی تمام انجمنوں سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ہندوستان کے مسائل کا اچھی طرح مطالعہ کریں۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ چیف جسٹس آف انڈیا کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ۲۶ مارچ کو ان کی دعوت پر سردار پٹیل اور دربار ویروالا نے ان سے ملاقات کی بات چیت کے بعد فیصلہ ہوا کہ ٹھاکر راجکوٹ کی طرف سے دربار ویروالا نے جو رائے ظاہر کی ہے اس پر سردار پٹیل اپنا جواب دو دن کے اندر اندر چیف جسٹس کے پاس بھیج دیں۔ چیف جسٹس سر موریس گائر نے فریقین کو بتایا کہ اگر ضرورت ہوئی تو ان کو فیصلہ سے قبل بلائیں گے۔ اور اس ہفتہ کے آخر تک اپنا فیصلہ دیدیں گے۔

کراچی ۲۷ مارچ۔ وزارت سندھ کے خلاف ایک سابق وزیر سندھ عدم اعتماد کی ایک تحریک پیش کی جسے سپیکر نے باضابطہ قرار دیا۔ ۳۰ مارچ کو اس پر بحث ہوگی۔

شنگھائی ۲۷ مارچ۔ جاپانی افواج کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جاپانی فوجیں ۲۴ گھنٹے کی مسلسل لڑائی کے بعد نانچنگ پر قابض ہو گئی ہیں۔

لاہور ۲۷ مارچ۔ پنجاب گورنمنٹ نے جیل خانوں کے سپرنٹنڈنٹوں کو اختیارات دیئے ہیں۔ کہ قیدیوں کے سامنے متحرک تصویروں کے ذریعہ لیکچروں کا انتظام کریں تاکہ ان کے اخلاق سدھر سکیں اور وہ رفتار زمانہ سے بھی واقف رہیں۔

پیرس ۲۷ مارچ۔ فرانسیسی کیبنٹ کے اجلاس میں بحری بیڑے کو مضبوط کرنے اور صنعتی تنظیم کے لئے قرض مہیا کرنے کے لئے متعدد احکام جاری کئے گئے ہیں۔

چنگ کیانگ ۲۷ مارچ۔ کیانگسی کے دارالحکومت نانچانگ کے گرد و نواح میں زبردست جنگ ہو رہی ہے جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے نانچنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

برائیلا ۲۷ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ باوجود مصالحت کے سرحد پر ہنگری اور سلواکیہ کی فوجوں میں پھر جنگ شروع ہو گئی ہے افسروں نے جنگ کو روکنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام ہوئی۔ سلواکیہ کو شکایت ہے کہ ہنگری والے گفتگو میں دباؤ ڈالنے کے لئے سلواکیہ کے علاقوں پر قبضہ کرتے آ رہے ہیں۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ سر طامس سٹیوارٹ رخصت پر جا رہے ہیں۔ واپسی پر آپ بہار میں گورنر کے عہدہ کا چارج لیں گے صدر کونسل آف سٹیٹ نے آپ کے اعزاز میں پارٹی دی۔ مگر اسمبلی کے کانگرسی ممبر اس میں شامل نہ ہوئے۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ سر جیمز گرگ اور سر این۔ این سرکار ریٹائر ہونے سے پہلے چھٹی پر جا رہے ہیں۔

جالندھر ۲۷ مارچ۔ لیڈران احرار مولوی حبیب الرحمٰن۔ مولوی عطاء اللہ اور چودھری افضل حق کو تہدیدی مکتوب پہنچے ہیں۔ جن میں احرار کی غیر اسلامی سرگرمیوں کی مذمت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ آپ لوگ فوراً مسلم لیگ کے خلاف تقریریں بند کر دیں۔ ورنہ بہت ممکن ہے کہ آپ کو مولانا مظہر الدین کی قیمتی زندگی کی قیمت ادا کرنی پڑے۔ کیونکہ ان کو آپ ہی کی منظم سازش کے ماتحت قتل کیا گیا ہے۔

کراچی ۲۷ مارچ۔ میر خاندان کے ایک برگزیدہ ممبر اور سندھ کے بڑے بھاری جاگیردار میر بہرام خان کل اچانک کوٹ میر محمد خان کے جنگل میں چند دوستوں کے فائر سے ہلاک ہو گئے سرکاری حکام اور جاگیرداروں کی ایک پارٹی ہرن کا شکار جنگل میں کھیل رہی تھی ہرن کا نشانہ کیا۔ مگر گولی بہرام خان کو لگی

جالندھر ۲۷ مارچ۔ گذشتہ شب کے اجلاس میں پراونشل احرار کانفرنس نے متعدد قراردادیں پاس کیں۔ ایک میں ذمہ دار حکومت کے قیام کے لئے ریاستوں میں جدوجہد کی حمایت کرتے ہوئے ریاستی پرجا کو احرار کی امداد کا یقین دلایا گیا۔ دوسری میں لکھنؤ کے اندر مدح صحابہ پر حکومت یو۔ پی کی پابندیوں کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ تیسری میں لاہور کے اندر کسانوں کی ستیہ گرہ کی حمایت کی گئی۔ چوتھی قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ (۱) میونسپل بورڈوں میں نامزدگی اور میونسپل اگزیکٹو افسروں کے قانون کو منسوخ کر دیا جائے۔ پانچویں ریزولیوشن میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ مالیہ میں پچاس فیصدی تخفیف کی جائے۔

انقرہ ۲۷ مارچ۔ ترکی پارلیمنٹ کے انتخابات ختم ہو گئے ہیں قدیم ممبروں میں سے متعدد ناکام ہوئے ہیں ناکام ہونے والے ممبروں میں دو وزیر بھی ہیں۔ جو کمال اتاترک کے عہد حکومت میں وزیر داخلہ اور وزیر اقتصادیات کے اہم عہدوں پر فائز تھے۔ کامیاب ہونے والے سارے ممبر پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیونکہ ترکیہ میں یہی ایک سیاسی پارٹی ہے۔ پارلیمنٹ میں ۴۲۴ ممبر منتخب ہو کر آئے ہیں۔ جن میں ۱۴ عورتیں ہیں۔

بغداد ۲۷ مارچ۔ شیخ عاصم الجلی کو بانجی ریلوے اسٹیشن پر قتل کر دیا گیا ہے۔ شیخ صاحب کرکوک کے ڈپٹی تھے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ یہ قتل قبائل کے باہمی عناد کا نتیجہ ہے۔

لاہور ۲۷ مارچ۔ آج بھی کسانوں نے مظاہرہ کیا۔ شاہ عالمی دروازہ کے قریب پولیس نے مظاہرہ کنندگان کو گرفتار کر لیا۔ آج ۲۴ آدمی گرفتار کر لئے گئے۔

بیت المقدس ۲۷ مارچ۔ فلسطین میں شدید قحط ظاہر ہوا ہے۔ اس وقت ۱۲ ہزار نوجوان جیلوں میں ہیں۔ گورنمنٹ فوج کی جنگوں میں ۱۰ ہزار عرب شہید ہوئے ہیں۔ گورنمنٹ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان میں یوم عمل اجتماعی

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام قادیان کے احمدی احباب کا یوم عمل اجتماعی انشاء اللہ ۳۰ مارچ ۱۹۳۹ء کو منایا جائے گا۔ تمام احباب سے توقع ہے۔ کہ وہ پوری پابندی اور باقاعدگی کے ساتھ اس میں شریک ہوں۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کے متعلق تمام احباب کا مطلع ہونا ضروری ہے۔

(۱) مقام عمل دارالرحمت اور دارالعلوم کی درمیانی سڑک ہوگی۔

(۲) تمام احباب ۸ بجے اپنے اپنے محلوں میں جمع ہو جائیں۔ اور پورے ۸½ بجے مقام عمل پر پہونچ جائیں۔

(۳) دوکانیں ۸ بجے صبح سے ظہر تک بند رہیں گی۔ ضروری اشیاء پیش از وقت خرید لینی چاہئیں۔

(۴) تمام افراد کو دس دس کے گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر پانچ گروپوں کا ایک گروہ بنا کر اس پر ایک سرگروہ مقرر کیا گیا ہے۔ اپنے اپنے محلہ کے زعماء سے اس کے متعلق معلومات حاصل کی جائیں۔

(۵) تفصیل کے لئے علیحدہ پروگرام شائع کیا گیا ہے۔ (سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ)

دیہاتی مدرسین کی درخواستوں کا جواب

گذشتہ دنوں نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے اور نظارت ہذا کی طرف سے بعض دیہاتی مدرسین کے لئے درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ اس کے مطابق درخواستیں بھجوانے والے احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی درخواستوں کا فیصلہ انشاء اللہ العزیز آخر اپریل ۱۹۳۹ء تک کیا جا سکے گا۔ جو اخبار میں شائع کرا دیا جائیگا۔ یا منظور شدہ احباب کو فرداً فرداً اطلاع کر دی جائے گی۔ درخواستوں کی کثرت کے پیش نظر یہ اعلان شائع کیا جا رہا ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

دارالانوار کمیٹی کا قرعہ مارچ ۱۹۳۹ء

حصہ داران دارالانوار کمیٹی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قرعہ ماہ مارچ ۱۹۳۹ء کا چودھری غلام مصطفٰے صاحب چھاؤنی فیروزپور کے نام نکلا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں مبارک کرے۔ جن حصہ داروں کے قرعے اس وقت تک نکل چکے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جلد تر مکانوں کی تعمیر شروع کر دیں۔ اگر کوئی حصہ دار کسی وجہ سے جلد مکان نہ بنا سکتا ہو تو ان کو چاہیئے کہ جلد تر اطلاع دیں۔ تا ان کا قرعہ کسی دوسرے ایسے دوست کے نام جو مکان بنانے کا متمنی ہو لیکن قرعہ نہ نکلنے کی وجہ سے مجبور ہو تبدیل کرایا جائے۔ ایسے دوستوں کو تبدیل کرنے والے دوستوں کے قرعہ نکلنے پر قرعہ کی رقم ادا کر دی جائے گی۔

(سیکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

۳۷۴	سنت بی بی صاحبہ	مرشد آباد بنگال
۳۷۵	ملک محمد خورشید صاحب	کیمل پور
۳۷۶	صدر الدین صاحب	منٹگمری
۳۷۷	فضل حسین صاحب	پونچھ
۳۷۸	حاکم خان صاحب	لاہور
۳۷۹	نبی بخش صاحب	"
۳۸۰	سید رسول صاحب	اٹک
۳۸۱	خوشی محمد صاحب	گورداسپور
۳۸۲	محمد بی بی صاحبہ	"
۳۸۳	حسین بی بی صاحبہ	"
۳۸۴	جیواں بی بی صاحبہ	"
۳۸۵	غلام نبی صاحب	"
۳۸۶	محمد اسمٰعیل صاحب	"
۳۸۷	مہراں بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۳۸۸	صدیق احمد صاحب	کلکتہ
۳۸۹	غلام بی بی صاحبہ	اٹک
۳۹۰	سید محمد شاہ صاحب	جموں
۳۹۱	محمد لال بیگ صاحب	لاہور
۳۹۲	حافظ محمد علی صاحب	دہلی
۳۹۳	شہاب الدین صاحب	بنارس
۳۹۴	نواب بی بی صاحبہ	گورداسپور
۳۹۵	محمد شریف صاحب	"
۳۹۶	سلطانہ صاحبہ	پشاور
۳۹۷	عبد اللطیف صاحب	لائل پور
۳۹۸	سکینہ بی بی صاحبہ	لدھیانہ
۳۹۹	محمد طفیل صاحب	لاہور
۴۰۰	عائشہ بی بی صاحبہ مع بچگان	گورداسپور
۴۰۱	خورشید بی بی صاحبہ	"
۴۰۲	عائشہ بی بی صاحبہ بنت علم دین صاحب	"
۴۰۳	مقبول احمد صاحب	"
۴۰۴	علی محمد صاحب	"
۴۰۵	شاہ محمد صاحب	"
۴۰۶	سردار محمد صاحب	"
۴۰۷	دین محمد صاحب	"
۴۰۸	کرم الدین صاحب	"
۴۰۹	علی محمد صاحب	"

۴۱۰	محمد بوٹا صاحب	گورداسپور
۴۱۱	فضل الدین صاحب	جالندھر
۴۱۲	شفیع محمد صاحب	گورداسپور
۴۱۳	دین محمد صاحب	"
۴۱۴	خدا بخش صاحب	"
۴۱۵	زینب بی بی صاحبہ	ملتان
۴۱۶	حسین بی بی صاحبہ	"
۴۱۷	محمد ابراہیم صاحب	"
۴۱۸	کریم بی بی صاحبہ	لائلپور
۴۱۹	برکت اللہ صاحب	بریڈ فاس
۴۲۰	محمد شریف صاحب	"
۴۲۱	عزیز بیگ صاحب	گورداسپور
۴۲۲	پیر بخش صاحب	کراچی
۴۲۳	تانک صاحب	گورداسپور
۴۲۴	اقبال بیگم صاحبہ	"
۴۲۵	طالع بی بی صاحبہ	"
۴۲۶	نظام بی بی صاحبہ	"
۴۲۷	فضل بی بی صاحبہ	"
۴۲۸	صدیق احمد صاحب	حیدرآباد دکن
۴۲۹	بشیر احمد صاحب	بدایوں
۴۳۰	فضل بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۴۳۱	جنت بی بی صاحبہ }	لدھیانہ
۴۳۲	مع دختر خود	
۴۳۳	نور الٰہی صاحب	گورداسپور
۴۳۴	محمد بخش صاحب	"
۴۳۵	عبد الغنی صاحب	بنوں
۴۳۶	فاطمہ بی بی صاحبہ	پوری
۴۳۷	بشیر احمد صاحب	بمبئی
۴۳۸	قطب عالم صاحب	فیروزپور
۴۳۹	علی محمد صاحب	"
۴۴۰	مہر الدین صاحب	ضلع گورداسپور
۴۴۱	نواب الدین صاحب	"
۴۴۲	زینب بی بی صاحبہ	کیمل پور
۴۴۳	ملک غلام مہدی صاحب	"
۴۴۴	محمد عبد اللہ صاحب	امرتسر
۴۴۵	سکینہ بیگم صاحبہ	شیخوپورہ

دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ صفر ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ قرآن نے کیا اثر پیدا کیا

"پیغام صلح" کے ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی صاحب نے حال میں "الفضل" کو مخاطب کرتے ہوئے اول تو اپنے رسالہ "سلسلہ احمدیہ" کی قبولیت کا ذکر کیا ہے۔ حتیٰ کہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ:-

"خاص قادیان سے آئے ہوئے خط سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں بھی انصاف پسند اور امن دوست اصحاب نے اسے بنظر استحسان دیکھا ہے" مگر نہ تو یہ بتانے کی جرأت کی ہے کہ قادیان سے کس نے خط لکھا ہے۔ اور نہ ان لوگوں کے نام لئے ہیں جو ان کے نزدیک "انصاف پسند اور امن دوست" ہیں۔ ایسی صورت میں ان کے ادعا کی حقیقت واضح ہے۔

اس کے بعد ہم پر یہ واضح کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ قرآن نے کیا نتیجہ پیدا کیا۔ لکھا ہے۔

"میں نے (الفضل کا) ایک لیڈنگ آرٹیکل پڑھا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مولانا محمد علی صاحب کے ترجمہ کے پڑھنے سے کسی شخص نے حقیقی اسلام تو الگ رہا۔ رسمی اسلام بھی قبول نہیں کیا۔ حقیقی اور رسمی اسلام کی اصطلاح تو میں نہیں سمجھ سکا۔ مگر میں اس بات سے حیران ہوں۔ کہ کیا ایڈیٹر "الفضل" یہ سمجھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں کشش اور یہ طاقت نہیں ہے۔ کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیر دے۔ یا وہ اس کشش کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور ان کا یہ خیال ہے۔ کہ مولانا کے ترجمہ کرنے کی وجہ سے یہ کشش زائل ہو گئی ہے"

تعجب ہے۔ کہ جس شخص کو یہ دعویٰ ہو۔ کہ اس کے مضامین کو نہ صرف اس کی "جماعت" نے بلکہ مرکز احمدیت سے تعلق رکھنے والی جماعت احمدیہ کے افراد نے بھی "بہت پسند کیا ہے" اور "پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے" وہ حقیقی اور رسمی اسلام کی اصطلاح کو بھی نہیں سمجھ سکتا۔ حقیقی اسلام وہ ہے۔ جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا۔ اور رسمی اسلام وہ ہے۔ جو نام کے مسلمانوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ اور ایسے عقائد ایجاد کر لئے ہیں۔ جو حقیقت اسلام کے سراسر خلاف ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو موجودہ زمانہ کا مصلح۔ مسیح موعود۔ مہدی معہود۔ اور نجات دہندہ تسلیم کرنے کا دعویٰ کرتے ہوئے یہ کہنا۔ کہ حقیقی اور رسمی اسلام کی اصطلاح میں نہیں سمجھ سکتا۔ حیرت انگیز لاعلمی اور ناواقفیت کا ثبوت ہے اگر دنیا میں حقیقی اسلام موجود تھا۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ضرورت ہی کیا تھی اور اگر اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ گیا تھا حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائی تو پھر جو لوگ آپ کے جھنڈے کے نیچے نہیں آئے وہ حقیقی اسلام کے حامل کس طرح ہو سکتے ہیں۔

پھر اس سے بھی حیرت انگیز وہ ارشاد ہے۔ جو مولوی صاحب کے ترجمہ کو مؤثر اور پُرکشش ثابت کرنے کے لئے فرمایا گیا ہے۔ اور جو یہ ہے کہ "کیا ایڈیٹر الفضل یہ سمجھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں کشش اور یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیر دے یا وہ اس کشش کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کا یہ خیال ہے کہ مولانا کے ترجمہ کرنے کی وجہ سے یہ کشش زائل ہو گئی ہے۔"

ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی صاحب کو کون بتائے۔ کہ ان کا یہ سوال نہ صرف بالکل بے محل اور بے موقعہ ہے۔ بلکہ اس سے یہ بھی شبہ گزرتا ہے۔ کہ جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔ اسے خود بھی سمجھتے ہیں۔ یا نہیں۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ قرآن نے کیا نتیجہ پیدا کیا۔ آج تک اس کو پڑھ کر کتنے لوگ مسلمان ہوئے۔ اور کتنے اہل علم۔ اور با اثر لوگوں نے اقرار کیا۔ کہ اس ترجمہ کے ذریعہ اسلام کی محبت ان کے دل میں پیدا ہوگئی اور ان کی غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں۔ مگر جواب میں دریافت یہ کیا جاتا ہے کہ کیا ایڈیٹر "الفضل" یہ سمجھتا ہے کہ قرآن میں کشش اور طاقت نہیں ہے۔ کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیر دے۔ کیا قرآن اور مولوی محمد علی صاحب کا ترجمہ قرآن ایک ہی چیز ہے۔ اگر نہیں۔ تو مولوی صاحب کے ترجمہ میں کشش اور قوت کا ثبوت طلب کرنے والوں سے یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیرنے کی قرآن میں کشش اور طاقت نہیں سمجھتے۔ اور اس کے بعد یہ جاہلانہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ "ان کا یہ خیال ہے۔ کہ مولانا کے ترجمہ کرنے کی وجہ سے یہ کشش زائل ہو گئی ہے" مولانا کے ترجمہ سے قرآن کریم کی کشش کیوں زائل ہونے لگی۔ قرآن کریم میں کشش اور قوت موجود ہے۔ اور ہمیشہ ہمیش موجود رہے گی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جو بھی قرآن کا ترجمہ کرے اس کے ترجمہ میں قرآن کریم کی کشش اور قوت داخل ہو جائے۔ اس وقت دنیا میں قرآن کریم کے بیسیوں ترجمے موجود ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں۔ جو اسلام کے سخت منکروں اور معاندوں نے کئے ہیں کیا ان کے متعلق کوئی عقل و ہوش رکھنے والا انسان یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ چونکہ وہ قرآن کے ترجمے ہیں۔ اس لئے ان میں لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیرنے کی کشش اور طاقت موجود ہے۔ اور جو اس بات کا انکار کرے وہ قرآن کریم کی کشش اور قوت کا منکر ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو "پیغام" کے ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی صاحب کو غور فرمانا چاہیئے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ کی حمایت کرتے ہوئے "الفضل" کے متعلق ان کا یہ ارشاد اپنے اندر کس قدر معقولیت رکھتا ہے۔

پھر اگر ہر ترجمہ اپنے اندر لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیر دینے کی کشش اور قوت رکھتا ہے۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے کئی ایک تراجم کی موجودگی میں خود ترجمہ کرنے کی زحمت ہی کیوں اٹھائی۔ اور کیوں لاحاصل کام کیا۔ مولوی محمد علی صاحب کا ترجمہ کرنا خود اس بات کا اقرار ہے۔ کہ ان کے نزدیک سابقہ تراجم کشش اور قوت خالی ہیں۔ یا ان میں اتنی کشش نہیں جتنی وہ اپنے ترجمہ میں سمجھتے ہیں۔

مولوی صاحب کے ترجمہ میں کشش اور قوت ثابت کرنے کے لئے ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی صاحب کی ایک دلیل یہ ہے کہ "اس ترجمہ میں ان کا اپنا کچھ بھی نہیں ہے۔ اور سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت قدسی اور حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاگردی کے طفیل سے ہے۔" مگر دروغ گو را حافظہ نباشد۔ کی اس سے واضح مثال اور کیا ہو سکتی ہے۔ مولوی صاحب نے اپنے ترجمہ میں صریح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے عقائد کے خلاف باتیں درج کی ہیں اور کئی آیات کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ حقائق و معارف کے بالکل الٹ لکھی ہے۔ گویا ان کی تردید کی ہے۔ مگر باوجود اس کے کہا جاتا ہے۔ کہ اس ترجمہ میں ان کا اپنا کچھ بھی نہیں۔ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت قدسی کے طفیل ہے۔ یہ کیا ہی عجیب شاگردی ہے۔ اور کیا ہی رشید شاگرد ہے!

غرض ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اپنے ترجمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف اپنے پراگندہ خیالات درج کر کے اسے کشش اور اثر سے بالکل محروم کر دیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ بالکل بے نتیجہ اور بے اثر ثابت ہو رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفاق فی سبیل اللہ
اور
بلا امتیاز مذہب و ملت خدمت خلق اللہ

از جناب چوہدری عبدالرحیم صاحب [illegible]

دل عجیب قسم کا باؤلا ہے۔ اور اسکی حرص کی بھی کوئی حد نہیں۔ وہ وادیاں سیم وزر سے بھری ہوئی اس کی ملکیت میں ہوں۔ تو پھر تیسری کی حرص کئے بغیر نہیں رہتا۔ لیکن اصلیت پر بہت سا گرد وغبار ڈالکر اس کو اپنی حرص کے ماتحت ہمیشہ چھپانے کی کوشش کرتا رہتا ہے کہتا ہے من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق قل ھی للذین اٰمنوا فی الحیوۃ الدنیا خالصۃ یوم القیامۃ۔ کذلک نفصل الاٰیات لقوم یعلمون۔ سونا بنایا چاندی بنائی۔ لعل وجواہر اور نیلم اور پنے بنائے۔ ہیرے بنائے اور بے بہا قیمتی اشیا کھانے برتنے اور پہننے کی مہیا کیں یہ سب آخر کس کے لئے ہیں۔ جتنا چاہوں کماؤں جیسا چاہوں پہنوں۔ بنوں سنوروں نکھروں اور من بھاتے لطف اٹھاؤں اجازت تو صاف نظر آ رہی ہے۔ روک ٹوک کیسی۔ روز خشک اور کوڑ مغز ملاؤں کے واویلے کون سنکر دل میلا کرتا پھرے وہ تو ہمیشہ وعظ ونصیحت کے لئے ہی کمر کسے رہتے ہیں۔ اور دل کھولکر روک ٹوک اور حد بندیوں کو گن گن کر جھکنے میں نہیں آتے۔ اے سکھی پیت کی آنکھیں اگر محبت سے تیری طرف اٹھ نہیں رہی ہیں۔ تو تیرا بننا۔ سنورنا۔ نکھرنا ہر قسم کی زینت سے آراستہ وپیراستہ ہونا کس کے لئے۔ دیکھ اور پھر دیکھ اس کی آنکھیں تیری طرف محبت کی بجائے خشم اور قہر کو تو نہیں لے رہی ہیں۔ کیا تو ویسی ہی ایماندار ہے جس قسم کے ایماندار کے لئے یہ سب کچھ بنایا اور روا کیا گیا ہے من کان یرید الحیوۃ الدنیا وزینتہا نوف الیھم اعمالھم فیھا وھم فیھا لایبخسون۔ اولئک الذین لیس لھم فی الاٰخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیھا وباطل ما کانوا یعملون بھی کچھ معنی رکھ رہا ہے۔ اس کو بھی پڑھ اور خوب غور کر۔ علم سے کام لے خالق کا پیارا بن۔ پھر جتنی چاہے من مانی کر۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کیا سچ نہیں ہے۔ اگر سچ ہے تو کیا تیرا مسکن ایسا ہی ہے جیسا اس کہنے والے کا تھا۔ یا تیرا لباس ایسا ہی ہے۔ جیسا ان اللہ کے پیاروں کا تھا۔ کیا تیری معیشت ایسی ہی ہے۔ جیسی یؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ والوں کی تھی۔ زمانہ کی کیفیات سو دفعہ بدل جائیں۔ اور اسکی نیرنگیاں خواہ کسی رنگ سے رنگین ہوں۔ خالق کے ساتھ دل کو لگا دینے کا جو ڈھنگ ہے وہ کبھی نہیں بدلا۔ اور نہ ہی آئندہ کبھی بدل سکیگا۔ کہنے والا بالکل سچا ہے۔ اور جس نے اسکو یہ کہنے کے لئے کہا ہے وہ بھی نہایت ہی اصدق ہے طریق کار وہی درست ہے۔ جو ازل سے ابن آدم کے لئے تجویز ہوا۔ اور اسکا عمل بھی ہمیشہ اپنی صحیح حدود سے کبھی تجاوز نہیں کر سکیگا جس کا دل چاہتا ہے یہ راہ اختیار کرے۔ ہاں جسے اپنے معبود کو خوش کرنا مقصود نہیں۔ وہ جتنی بھی ٹیڑھی تاویلیں اور بے ڈھنگی چالیں چلنا چاہتا ہے چلے اور اپنی عزیز عمر کے پیمانے کو جس طرح چاہے لبریز کرے سینکڑوں نہیں ہزاروں ایماندار اس دنیا میں آئے۔ ان کا وطیرہ یہی رہا۔ جو ہر کامل ایمان والے کا ہوا تھا۔ قلوبھم وجلۃ انھم الی ربھم راجعون ان کے ہر وقت سامنے رہتا تھا۔ اور دل کی اصلاح میں ایمانداری کا سرٹیفکیٹ ہاتھ میں لئے ہوئے آنحضرت کے اتباع کے لئے اچھے سے اچھا پہننا بھی برا نہیں۔ سراسر ایماندار کا حق ہے۔ اور تواضعاً للہ اصلاح قلب کے لئے گزارے والا لباس پہننا بھی باعث فضیلت اور آخرت میں اعلیٰ حُلّے کا مستحق بناتا ہے۔ بات صرف ایمان کی سلامتی میں ہے۔ اور اسی کی خاطر زمین وآسمان اور مافیہا کی خلق ہے۔ دو سوکنیں ایک گھر میں اور بگاڑ بالکل نہ ہو سید المرسلین کے گھر میں بھی ناممکن تھا۔ ناقصات عقل جو ہوئیں دنیا کی چاشنی ایک دل پر اچھی طرح چڑھی ہوئی ہو۔ اور پھر ایمان کا بسیرا بھی اس میں امن سے ہو۔ این خیال است ومحال است وجنوں۔ ہاں ایک کو بھونڈی سی لونڈی کی اگر حیثیت دیدی جائے۔ تو اکثر عافیت رہتی ہے۔ یا کسی قدر امن کی گھڑیاں حصے میں آ جاتی ہیں۔ ورنہ ھی للذین اٰمنوا کافی سے زیادہ تنبیہ پیدا کرنے والا اشارہ ہے۔ اور صرف اسی کے لئے ہے جس کی راہ روی اور جس کا اسوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق ہو کتب علی نفسہ الرحمۃ جس آقا کی یہ صفت ہو۔ اور اسکا مملوک مما رزقنٰھم ینفقون پر عمل نہ کرنے والا اور اس طرف سے آنکھ بند کر کے خود اچھا کھانے اچھا پہننے آراستہ وپیراستہ اور خوش باشی کے افکار میں مستغرق ہونے کے باعث جن مستحقین پر رحمت کی بارش کی بوچھاڑ لازمی ہے ان سے بالکل ہی بے خبر ہو وہ اللہ کا پیارا ایماندار ہے؟ پیوند لگاکر پہننا اس غرض کو مدنظر رکھکر ضروری ہے۔ کہ زمین وآسمان کے خالق کی رحمت کا جاذب ہو سکے۔ اور اس طرح زینت میں سے انفاق کام کی چیز بن سکے۔ بدوں اس کے اول درجہ کی عیاری اور اصلیت کو چھپانے کی بے اثر کوشش ہے۔ جو اس آیت کو پڑھ کر دل کو اسکی خواہشات کی حرص کے ماتحت طفل تسلی دینے کے مترادف ہے۔

بھلا دنیا میں یہ جو سب کچھ متاع اور زینت ہے ایک غیر ایماندار کو جہنم کا کیوں وارث بنا رہی ہے۔ کیوں اس کی صنعت کو ضائع کرنے کا اعلان ہے۔ اور کیوں ان کے اعمال کو باطل ٹھہرایا گیا ہے۔ عرفان کی بات ہے اس کے دل ودماغ میں ذرا اسی حقیقت کی وضاحت ہو جائے۔ تو یقیناً سب کچھ چھوڑ کر کسی بے آباد جنگل میں اپنا مسکن بنائے۔ اور کسی غار میں بالکل علیحدہ ہو کر اپنی دھن اس اللہ کے خیال میں ساری کی ساری ہی صرف کرتا رہے۔ جس بچے کا ناک بہہ رہا ہو ہاتھ میلے ہوں۔ آنکھوں میں گید ہو اور مونہہ پر گرد وغبار کی آلودگی ہو۔ اس کو کوئی ناپسندیدہ اور مرغوب کھانے کے لئے دعوت نہیں دیتی۔ ہاں ہیئت کذائی اگر وہ سامنے آ جائے تو پہلے صفائی کی تاکید شروع ہو جائے گی۔ یہی ھی للذین اٰمنوا کی حقیقت کے لئے کافی روشنی ڈالنے والی بات ہے۔

ایماندار تو بچا کھچا ہی کھایا کرتے ہیں۔ ان کے سالن میں جیران کے تعاہد کے لئے اور کچھ نہ ہو تو پانی ہی کی کثرت ہو رہتی ہے ننگے سر ننگے پاؤں مخلوق کی خدمت کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے ہاتھوں میں کبھی کچھ اور کبھی کچھ لاتے دیکھا ہے اور حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم تو اصحاب الصفہ کی تواضع اور تعہد کے لئے جو کچھ کیا کرتے تھے۔ وہ کسی علم دوست سے پوشیدہ نہیں۔

فی اموالھم حق للسائل والمحروم شیوہ صلحاء ہے۔ اس اسلامی تمدن کے ماتحت اگر مخلوق خدا کی نگرانی رہتی تو ہندو مسلمان کی تفریق میں چنداں سر پھٹول بھی نہ ہوتی۔ اب تو ہندو مسلمان کو بھوکا مرتا دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ اور مسلمان تو ماشاء اللہ بڑی اچھی اچھی تاویلیں کر کے ہی اپنی منشاء کے کہنے سے آنکھیں بند کر رہے ہیں۔ کتے کو پانی پلانا شاید پچھلے زمانے میں کبھی قابل ثواب ہوتا ہوگا۔ اب اس زمانہ میں تو انسانوں سے وہ سلوک روا رکھنا بھی پسندیدہ نہیں۔ جو گزشتہ زمانے کے پیاسے کتوں سے بعد محنت روا رکھا جاتا تھا۔ غیریت اجنبیت اور تفریق کی بڑی خلیج اب حائل نہ ہو تو اور کیا ہو۔ جبکہ خود ہی بھی چھپی کر کے بہتر تہتر فرقوں میں منقسم ہو رہے ہیں ۔

کاش کہ ہمارا خالق جس طرح ہر صبح ہر کہ ومہ ہندو عیسائی اور صابی اور گبر کا سر نت نئی محبت سے دیکھ کر سب کی مرادیں پوری کر رہا ہے۔ اس کے ایمان دار مسلمان بندے تو کم از کم کبھی کبھی ہی ایسا کر لیا کرتے۔ تا کہ کتب شیئ نفسہ الرحمت کی صیانت میں کچھ تو آنے کے مستحق ہو جاتے۔ اے قدرت ثانیہ کے پروردہ احمدی نونہالو! اُٹھو۔ کو د۔ اور دل کھول کر خوشیاں مناؤ۔ کہ تمہارا شیوہ سابقہ اسلامی تمدن کے لئے دن رات تمہارے رستگار کی طفیل بہتر سے بہتر شکل اختیار کر رہا ہے۔ تمہارے دین کی تکمین کے لئے جملہ کارگر تدابیر تمہارے سامنے رکھی جا رہی ہیں۔ اور خزاں کا موسم بہار سے مبدل ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ یاد رکھو وہی قوم پنپتی ہے۔ وہی ملک سرسبز نظر آتا ہے۔ وہی گھرانا روزانہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کے لئے قدم اُٹھاتا ہے جس کا ماٹو سلم (واللہ لایحب الفساد) رہتا ہے۔ اور جس کے ہاتھ داد و دہش کے لئے بجائے بند ہونے کے جائز صورت کے ساتھ کھلے رہتے ہیں۔ انفاق فی سبیل اللہ کبھی بُرے نتائج پیدا نہیں کرے گا۔ مشکلات کو کیا تم بھانپ نہیں رہے ہو عقلمند وہی ہے۔ جو وقت کو پہچانتا ہے۔ اور ہر وقت رباط کے لئے مستعدی دکھاتا ہے ۞

لیکن زندگی کا کچھ پتہ نہیں جانے کس وقت مالک کا پیغام آ جائے۔ پس بغیر کسی توقف کے میرے عزیزو۔ میرے بھائیو۔ میرے بزرگو سب سے پہلا کام یہ کرو۔ کہ حسب ہدایات سلسلہ احمدیہ اپنی وصیت کر دو۔ اور یوں اپنے لئے جنت میں ایک مقام مقرر کرا لو۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ انسان جب اپنے آپ کو پابند بنا لے۔ تو پھر اُسے توفیق بھی مل جاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ اس کے لئے اس کی نیت کے مطابق ایسے اسباب معاش وازدیاد جائداد مہیا کر دیتا ہے۔ کہ خود اس کے اپنے وہم وخیال میں بھی نہیں ہوتے ہیں ۞

احمدی احباب کے لئے وصیت کرنا ضروری ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں اپنے وصال سے اڑھائی سال پیشتر رسالہ الوصیت شائع فرمایا اور حسب اعلام الٰہی ایک مقبرہ بہشتی کی بنیاد رکھی۔ جس میں ان لوگوں کی قبریں ہوں گی۔ جو خدا کے علم میں بہشتی ہیں۔ یہ بات نہیں۔ کہ اس زمین میں کوئی ایسی تاثیر ہے۔ جو دفن ہونے والے کو بہشتی بنا دیتی ہے۔ بلکہ حضور علیہ السلام کی قبولیت دُعا کے نتیجے میں یہ صورت ہے۔ کہ اس میں دفن وہی ہو گا۔ جو خدا کے علم میں بہشتی ہے۔ اس کے لئے چند شرائط مقرر فرمائیں۔

ازانجملہ یہ کہ موصی احکام اسلام کا پابند۔ متقی ہو۔ اور تقویٰ وطہارت کے تمام پہلوؤں پر حتے الامکان چلنے والا ہو۔ اور یہ وصیت کرے۔ کہ میرے ترکہ سے کم از کم دسواں حصہ اشاعت اسلام کے لئے کارپردازمعاملہ قبرستان کے سپرد کر دیا جائے۔ زندگی میں تو انسان کا اختیار ہے۔ کہ جتنا چاہے۔ دین کی خدمت میں حصہ لے گر اس لئے کہ یہ عمل مرنے کے بعد جاری رہے۔ یہ وصیت کرنا ضروری قرار دیا گیا۔ تاکہ موصی کی وفات کے بعد بھی اسلام کی اشاعت وحفاظت میں اس کا حصہ برقرار رہے ۞

بعض غیر مسلم بعد الموت آنے والی زندگی کے انعامات کو لامحدود۔ اور غیر منقطع نہیں مانتے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ محدود عمل کا صلہ غیر محدود کیونکر ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ الاعمال بالنیات۔ اعمال میں نیت کو دیکھا جاتا ہے۔ چونکہ موت مومن کے اختیار میں نہیں رکھی گئی۔ البتہ عمل صالحہ اس کے اختیار میں ہے۔ اس لئے ایک عمل صالحہ کو اختیار کر کے اس کو مرتے دم تک نبھانا اس بات کا عملی ثبوت ہے۔ کہ اُسے اگر ہزار برس سے بھی زیادہ عمر دی جاتی۔ تو وہ اس کو جاری رکھتا۔

پس محدود کا صلہ لامحدود ہونا خلاف انصاف نہیں۔ اور اول تو انصاف کا سوال ہی نہیں۔ دینے والی ذات ازلی ابدی مالک یوم الدین ہے۔ اس کے انعامات کی کوئی حد نہیں۔ وہ جس پر جتنا بھی رحم کرے۔ اس کی شان کے شایاں ہے۔ وصیت کرنے والا اپنی آمد کا کم از کم عشر بھی بعد وصیت تادم مرگ ادا کرتا رہے۔ یہ بات الوصیت کے بین السطور سے واضح ہے۔ اور بعہد خلافت ثانیہ مجلس مشاورت میں یہ ضروری شرط قرار دی جا چکی ہے۔ کہ اگر موصی کا گزارہ صرف جائداد پر نہیں۔ تو آمد کا حصہ بھی دیتا رہے زندگی میں کچھ دینا تو انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔ اور اپنے دین ومذہب کی اشاعت کے لئے اپنے مال سے کچھ حصہ نکالنا تو ہر مومن کا شیوہ خصوصی ہے۔ اور اس کے ایمان واخلاص کا نشان۔ اور وصیت اس وقت کے لئے ہے۔ جب اس کے اپنے حواس قائم نہیں رہیں گے۔ اور اس کا مال دوسروں کے قبضہ میں چلا جائے گا۔

پس ضرور تھا۔ کہ وہ اپنی عاقبت سنوارنے اور اپنے عمل صالحہ کو جاری رکھنے کے لئے اپنے مال کا کچھ حصہ دین کے لئے مقرر کر جائے۔ اور اپنے ورثاء کو اس کا پابند بنائے۔ بلکہ بہتر تو یہی ہے کہ جو حصہ ہو۔ اس کا حساب کر کے اپنی زندگی ہی میں ادا کر دے کیونکہ کام وہی ہے۔ جو اپنے ہاتھ سے اپنی نگرانی میں ہو جائے۔ بعد میں خدا جانے کوئی کیا سلوک کرے۔ اور اس طرح پر مال و دولت میں کچھ کمی نہیں ہو گی۔ میرے سامنے اس وقت کئی بزرگوں کے نام ہیں۔ وصیت کے وقت جن کے پاس کچھ بھی جائداد نہیں تھی۔ لیکن ان کے خلوص نیت اور وصیت کرنے کی برکت کا یہ نتیجہ ہے کہ اب وہ بہت بڑی جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے مالک ہیں۔ پس خدا کی راہ میں کچھ دینے سے مال گھٹتا نہیں، بلکہ بڑھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؏

بہ بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد

شیخ سعدی نے خوب کہا ہے ؎

زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رز را
چو باغبان بزند بیشتر دہد انگور

اب میں آخر میں اپنا مطلب چند اشعار میں ظاہر کرتا ہوں۔ جو اسی مضمون کے لکھتے وقت زبان قلم پر آ رہے ہیں ؎

اُٹھو بھائیو سب وصیت کرو
اور اس طرح سے دنیا کی خدمت کرو
کسی کو نہیں ہے جہاں میں بقا
مناسب نہیں ہے۔ کہ غفلت کرو
بنا لوگے گھر اپنا جنت میں تم
اگر کچھ خدا مال و دولت کرو
نہیں زندگی کا جو کچھ اعتبار
تو تیاری اس کی بہ سرعت کرو
اِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ کی ندا
سنو اور فکر قیامت کرو
سفر اتنا لمبا جو در پیش ہے
پئے زاد راہ اب یہ نیت کرو
تمہارے ہی کام آئے گا یہ دیا
دل وجاں سے قدر نصیحت کرو
مسیح محمدؐ پہ صد ہا سلام
کہ جس نے یہ فرمایا ہمت کرو
کمربستہ ہو کر مسلماں سب
ہدایات حق کی اشاعت کرو
اور اس کے لئے مال درکار ہے
تو ترکے کا حصہ وصیت کرو
بنا لوگے یوں اپنا جنت میں گھر
جو ساتھ اس کے تقویٰ کی عادت کرو
ہے اکمل کی یہ آخری التجا
اُٹھو نوجوانو! وصیت کرو

"نوجوانو" میں نے اس لئے لکھا ہے کہ بڑی عمر والوں کو تو خود ہی اکثر خیال ہوتا ہے۔ جوانی میں یہ خیال رہتا ہے کہ ابھی بہت عمر ہے۔ دیکھا جائے گا۔

۲ جو کچھ لکھ رہا ہوں۔ اپنے تجربہ سے لکھ رہا ہوں (چنانچہ رسالہ الوصیت کے شائع ہونے کے بعد ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں وصیت پیش کر دی۔ اور پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیگر ملکی حالات اور واقعات

سنٹرل اسمبلی میں آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر

۲۷ مارچ کو سنٹرل اسمبلی دہلی میں نئے انڈو برٹش تجارتی معاہدہ پر بحث شروع ہوئی۔ بحث سننے کے لئے برطانیہ کا ٹریڈ ایجنٹ مقیم ہند اور جاپانی قونصل جنرل بھی آئے ہوئے تھے۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ آپ نے ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ یہ اسمبلی اس تجارتی معاہدہ کو جس پر ۲۰ مارچ کو گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ برطانیہ کے دستخط ہوئے ہیں منظور کرتی ہے۔

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے کہا کہ اس معاہدہ سے ہندوستان کو بہت فائدے پہونچنے والے ہیں۔ تجارتی گفت وشنید میں توقع سے زیادہ عرصہ لگ گیا۔ یعنی تین سال بات چیت ہوتی رہی۔ لیکن اس سے ایک بات ظاہر ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ پارٹیوں نے انتہائی کوشش کی۔ کہ ایسے سمجھوتہ پر پہنچا جائے۔ جو دونوں کے لئے قبول ہو۔ گورنمنٹ ہند کی یہ خواہش ضرور تھی۔ کہ جلدی سے جلدی سمجھوتہ ہو جائے۔

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے غیر سرکاری ایڈوائزروں کی امداد کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ یہ امر باعث افسوس ہے کہ گورنمنٹ ان کے نقطۂ نگاہ سے متفق نہ تھی۔ بہرحال اس معاہدہ میں کچھ خوشگوار پہلو ہیں۔ تو وہ انہی ایڈوائزروں کی بدولت ہیں۔ اگر اس معاہدہ میں کوئی ناتسلی بخش چیز ہے۔ تو اس کی ذمہ داری میں اپنے سر لیتا ہوں۔

جنگ یورپ سے کہ ہندوستان میں برطانوی مال کی درآمد گھٹ رہی ہے اس کے برعکس ہندوستانی روئی کی برطانیہ کو آمد بڑھ رہی ہے۔ جون ۱۹۳۶ء میں گفت وشنید شروع ہوئی۔ تو میرے اور غیر سرکاری ایڈوائزروں کے روبرو یہ سوال تھا۔ کہ اگر ہندوستانی مال کے لئے برطانیہ کی مارکیٹ میں جگہ رکھنی ہے۔ تو ہمیں برطانوی مال کے لئے بھی ہندوستانی مارکیٹ میں جگہ بنانی ہوگی۔ اس اصول کی بناء پر معاہدہ میں بعض شرائط رکھی گئی ہیں۔

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے اس خیال کی تردید کی۔ کہ اس معاہدہ کے باعث ہندوستان کی ٹیکسٹائل انڈسٹری پر بڑا بوجھ پڑے گا۔ یہ بیان نہایت مبالغہ آمیز ہے۔ ہندوستان کی ٹیکسٹائل انڈسٹری اس اعلے پوزیشن کو پہونچ چکی ہے کہ اس معاہدہ کی رُو سے لنکاشائر کو جو مراعات دی گئی ہیں۔ ان کے لئے ہندوستانی ٹیکسٹائل انڈسٹری کو زیادہ قربانی نہیں کرنی پڑے گی۔ اب ہندوستانی ٹیکسٹائل انڈسٹری برطانیہ اور ایمپائر کے دوسرے حصوں میں بھی برطانوی ٹیکسٹائل کا کامیابی سے مقابلہ کر رہی ہے۔ اس انڈسٹری کو ہندوستان کے وسیع مفاد کے لئے جو قربانی کرنی پڑے گی۔ وہ بہت تھوڑی ہوگی۔ اس معاہدہ کا ہندوستان کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کو یقین دلایا گیا ہے کہ وہ ہندوستانی روئی متواتر خریدتا رہے گا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے کہا کہ اٹاوہ پیکٹ کی رو سے ہندوستان کو جو مراعات دی گئی تھیں وہ سب بحال رکھی گئی ہیں۔ صرف چاول اور گندم کو مستثنےٰ قرار دیا گیا ہے۔ جہاں تک چاول سے ترجیحی سلوک ہٹائے جانے کا تعلق ہے۔ اس کا ہندوستان پر زیادہ اثر نہیں پڑیگا۔ کیونکہ ہندوستان نہایت اعلیٰ قسم کا چاول برآمد کرتا ہے۔ اس لئے اس کی تجارت پر اثر نہیں پڑ سکتا۔ جہاں تک گندم کے ترجیحی سلوک ہٹائے جانے کا تعلق ہے۔ اب جبکہ تمام ملکوں میں گندم کے سٹاک بڑے ہوئے ہیں۔ ہندوستان برآمد کرنیوالا ملک نہیں بن سکتا۔ کینیڈا اور آسٹریلیا کی گندم سے بھی ترجیحی سلوک ہو رہا ہے۔ گویا جہاں تک ایمپائر کی مارکیٹ کا تعلق ہے۔ ہندوستان اور آسٹریلیا ایک ہی سطح پر ہیں۔

دوسری اجناس کا ذکر کرتے ہوئے آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے کہا کہ اٹاوہ پیکٹ کی رو سے ہندوستان ایمپائر کی ۲۶ اجناس سے ترجیحی سلوک کرتا تھا۔ اب صرف ۲۰ چیزوں سے ترجیحی سلوک کرنا پڑے گا۔ گویا ۱۱ کروڑ روپے کی درآمد کو اب ترجیحی سلوک سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ برطانیہ ہندوستان کی برآمد کی ۸۲ فیصدی سے ترجیحی سلوک کریگا۔ ایک اور زاویہ نگاہ سے دیکھا جائے تو ہندوستان میں برطانیہ سے جو مال آتا ہے۔ اس کی ۵۵ فیصدی سے اسے ترجیحی سلوک نہیں کرنا پڑے گا۔

مسٹر اے چٹیار نے سوال کیا کہ گورنمنٹ اس اسمبلی کے ووٹ کی پابندی ہوگی آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب نے جواب دیا۔ کہ گورنمنٹ اس ہاؤس کے ووٹ پر غور کئے بغیر فیصلہ نہ کرے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب اسمبلی میں محکمہ زراعت کے نظم ونسق پر بحث

۲۰ مارچ کے اجلاس میں آنریبل وزیر خزانہ نے محکمہ زراعت کے لئے جب ۲۹۲۰۶۰۰ روپے کا مطالبہ زر پیش کیا۔ تو اس پر تخفیف کی ۴۹ تحریکیں پیش کی گئیں۔ جن میں سے ایک پر بحث شروع ہوئی۔ جس کا مقصد محکمہ کے نظم ونسق پر بحث اور اس کے متعلق چند تعمیری نوعیت کی تجاویز پیش کرنا تھا۔

سردار ہری سنگھ نے اپنی تقریر کے آغاز میں بیان کیا کہ پنجاب میں شرح پیدائش تمام ممالک سے زیادہ ہے۔ جس کے باعث صوبہ کی اقتصادی حالت تشویشناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ جس رفتار سے شرح پیدائش بڑھ رہی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ زمینداروں کے پاس کاشت کے لئے ایک انچ بھی زمین نہ رہے گی۔ کیونکہ زمین بٹتی چلی جا رہی ہے۔ انہوں نے اعداد وشمار پیش کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ تیس سال کے عرصہ میں ۲۰ فیصدی آبادی زیادہ ہوئی ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے حکومت کو مشورہ دیا۔ کہ زراعت کے متعلق حکومت سوشلزم کے اصول اختیار کرے اگر زمینداروں کی روز افزوں مشکلات کا کوئی حل نہ ہو جا گیا۔ تو گورنمنٹ کو ایک خوفناک انقلاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

زمینداروں کی اقتصادی بدحالی اور ان کے افلاس کے اسباب وعلل بیان کرتے ہوئے سردار ہری سنگھ نے حکومت کو مشورہ دیا۔ کہ وہ ریلوے پر دباؤ ڈالیں۔ کہ زرعی پیداوار کے نقل وحمل کے لئے کرایہ میں تخفیف کرے۔ اس ضمن میں انہوں نے کہا کہ کینیڈا سے کراچی کی بندرگاہ تک گندم لانے کا جو کرایہ ہے۔ اس کے مقابلے میں لائلپور سے کراچی تک گندم لے جانے کا کرایہ بہت زیادہ ہے۔

اسی طرح آسٹریلیا اور کینیڈا سے کلکتہ کی بندرگاہ تک گندم لانے کا جو کرایہ ہے۔ وہ لائلپور سے کلکتہ تک گندم لے جانے کے مقابلہ میں بہت کم ہے اگر ریلیں زرعی پیداوار اور اجناس کے نقل وحمل کے کرایہ میں اس حد تک تخفیف کر دیں۔ کہ وہ اس میں کوئی منافع حاصل نہ کریں۔ تو اس سے نہ صرف زمینداروں کا بھلا ہوگا۔ نہ صرف حکومت کو فائدہ ہوگا۔ بلکہ انجام کار ریلوں کو بھی منافع ہوگا۔ کیونکہ اس طرح زمینداروں کی قوت خرید بڑھ جائے گی۔ وہ زیادہ مصنوعات خرید کریں گے۔ جن کی وجہ سے مصنوعات بہ مقدار کثیر بذریعہ ریل صوبہ میں لائی جائیں گی۔ تجارت بڑھے گی۔ اور تجارت بڑھنے سے ریلوں کو بھی فائدہ ہوگا۔

سردار ہری سنگھ نے اس بات کا بھی گلا کیا۔ کہ گورنمنٹ نے غیر ملکی گندم کی درآمد پر صرف ایک سال کے لئے حفاظتی ٹیکس لگایا ہے۔ یہ ٹیکس کم از کم پانچ سال کے لئے ہونا چاہیئے تھا۔ انہوں نے گورنمنٹ سے مطالبہ کیا کہ

کہ وہ زمینداروں کو اپنی پیداوار منڈیوں میں فروخت کرنے کے لئے آسانیاں مہیا کرے۔ مارکیٹنگ کے متعلق مقرر نے اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ گورنمنٹ نے اس طرف ایک قدم اٹھایا ہے۔ مگر یہ کافی نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ پیداوار کی فروخت کے سلسلے میں کوآپریٹو سسٹم سے کام لیا جائے۔

تقریر کے آخر میں مقرر نے کہا۔ کہ زراعت کے طریقوں میں انقلاب پیدا کیا جائے۔ زراعت اور کاشت کرنے کے لئے سائنٹیفک طریقے اختیار کئے جائیں۔ جو اس وقت دیگر مہذب ممالک میں رائج ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس راہ میں انہوں نے ایک اور مشکل کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کرائی۔ کہ زمینداروں کے پاس زمینیں تھوڑی تھوڑی ہوتی ہیں۔ جن میں سائنٹیفک آلات زراعت سے کام نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ان آلات کے لئے وسیع رقبے درکار ہیں۔ اس مشکل کو دور کرنے کے لئے انہوں نے گورنمنٹ کو مشورہ دیا کہ اجتماع اراضی کا اصول اختیار کیا جائے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ سارے زمینداروں کی زمینیں جمع کر کے ان میں سائنٹیفک آلات سے زراعت سے کاشت کی جائے۔ اور پیداوار زمیندار اپنے اپنے حصے کی زمین کے مطابق آپس میں تقسیم کر لیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ روس میں یہ طریقہ کامیاب رہا ہے۔ اور مشورہ دیا۔ کہ گورنمنٹ اس طریقے کا تجربہ حویلی پراجیکٹ سے سیراب ہونے والی اراضی میں کرے۔

سردار بہادر سردار اجل سنگھ پارلیمنٹری سیکرٹری نے حکومت کی طرف سے جواب دیا کہ حکومت پنجاب کو جن مسائل کے متعلق مشورہ دیا گیا ہے۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں۔ جن کا تعلق صوبہ کی حکومت سے نہیں۔ مرکزی حکومت سے ہے۔ اور ان میں سے بھی بعض ایسے ہیں۔ جن پر مرکزی حکومت بھی اس وقت تک عمل نہیں کر سکتی۔ جب تک مرکزی حکومت کی باگ دوڑ مقرر کے ہم خیال حضرات کے ہاتھوں میں نہیں ہو جاتی۔ سردار اجل سنگھ نے سردار ہری سنگھ کو جواب دیتے ہوئے وہ اقدامات وضاحت کے ساتھ بیان کئے۔ جو زمینداروں کی حالت بہتر بنانے کے لئے موجودہ حکومت نے اپنے عہد میں اختیار کئے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ گذشتہ تین سال کے عرصے میں گورنمنٹ نے زرعی حالت کی بہتری اور اصلاح کے لئے سوا نو لاکھ روپیہ سے زیادہ خرچ کئے ہیں۔ پنجاب میں ۱۰۰ لاکھ ایکڑ سے زیادہ رقبہ میں گندم کی کاشت کی جاتی ہے۔ جس میں سے ۵۰ لاکھ ایکڑ رقبہ میں اصلاح یافتہ گندم کی کاشت کی جا رہی ہے۔ اس سے صرف گندم کی پیداوار میں ہی اضافہ نہیں ہوا۔ بلکہ ایک خاص قسم کی گندم کا نرخ بھی ۲ آنے فی من زیادہ ہے۔ نئی اقسام اور نوعیت کی گندم کاشت کرنے سے زمینداروں کو پہلے کی نسبت ایک کروڑ ۹۰ لاکھ روپیہ کی زائد آمدنی ہوئی ہے۔

سردار بہادر نے کپاس کی کاشت کے سلسلے میں بھی ایک مفصل بیان دیا۔ جس میں انہوں نے بیان کیا تھا۔ کہ کپاس کا اصلاح یافتہ بیج اور مختلف اقسام کی کپاس کاشت کرانے سے زمینداروں کو ایک کروڑ ۵۵ لاکھ سے زائد آمدنی ہوئی۔ اسی طرح انہوں نے گنے کی کاشت کے متعلق کہا کہ کوئمبٹور گنے کی کاشت سے زمینداروں کو ایک کروڑ ۵۵ لاکھ روپیہ کی زائد آمدنی ہوئی۔

سردار بہادر نے زرعی پیداوار اور خصوصاً گندم اور کپاس کے نرخوں کے تعین کے متعلق کہا۔ کہ یہ تجویز ناممکن العمل ہے۔ کوئی ملک پیداوار کا نرخ مقرر نہیں کر سکتا۔

سردار بہادر نے زرعی پیداوار کے نقل وحمل کے کرائے میں تخفیف کے متعلق اس امر کی تائید کی کہ ریلوے کرایہ کم کرنے کے لئے دباؤ ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اور کہا کہ گورنمنٹ ہند سے حکومت پنجاب نے درخواست کی ہے۔ کہ وہ ریلوں کو مجبور کرے کہ وہ کرایہ کی شرح اس حد تک کم کرے جس سے زمیندار اور کاشتکار فائدہ اٹھا سکیں اس ضمن میں انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ جہازوں کے باربرداری کے کرائے میں بھی تخفیف کرانے کی ضرورت ہے۔

سردار بہادر سردار سنتوکھ سنگھ کی تقریر الزامات کی ایک طویل فہرست تھی۔ جو انہوں نے گورنمنٹ پر عائد کئے اور کہا کہ زرعی قوانین بنا کر گورنمنٹ نے زمینداروں کی حالت ناقابل رشک بنا دی ہے۔ ان قوانین کی بدولت زمینداروں کو روپیہ قرض ملنا ناممکن ہو گیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی گورنمنٹ نے زمینداروں کو روپیہ مہیا کرنے کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا۔ زمینوں کی قیمتیں ساٹھ فیصدی اور ستر فیصدی کم ہو گئی ہیں۔

سردار بہادر نے حکومت پر زور دیا۔ کہ وہ زراعت کے ساتھ صنعت کو بھی ترقی دینے کے لئے اقدام کرے۔ کیونکہ زراعت اور صنعت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ ابھی ان کی تقریر جاری تھی۔ کہ ۱½ بج گئے اور اجلاس کل تک ملتوی ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سبھاش بابو کے بیان پر گاندھی پارٹی کی ناراضگی

۲۷ مارچ کی دہلی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی تشکیل کے بارے میں مسٹر سبھاش چندر بوس نے بستر علالت سے جو بیان شائع کیا ہے گاندھی جی کے بھگتوں میں اس پر اظہار ناراضگی کیا جا رہا ہے۔ ان کانگرسیوں نے مسٹر سبھاش چندر بوس کے اس بیان سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ صدر کانگرس گاندھی جی کی قیادت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ کانگرسی چاہتے ہیں۔ کہ سبھاش بابو گاندھی جی کے سامنے ہتھیار ڈال دیں۔ اور سابقہ ورکنگ کمیٹی سے جو ممبر مستعفی ہوئے تھے۔ انہیں دوبارہ نئی ورکنگ کمیٹی میں لیں۔ ان کے اس بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ گاندھی جی سے صرف ان ممبروں کو ورکنگ کمیٹی میں لینے کے لئے مشورہ کرنے کو تیار ہیں۔ جو گاندھی جی کی پارٹی کے ہیں۔ سوشلسٹ ممبر وہ اپنی مرضی اور انتخاب سے لینا چاہتے ہیں۔

اس ضمن میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حالات اس قدر تشویشناک صورت اختیار کر رہے ہیں کہ ممکن ہے۔ کانگرس وزارتیں مستعفی ہو جائیں۔ اگرچہ اس استعفا کی وجہ کچھ اور بیان کی جائے گی۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہ کسی بین الاقوامی مسئلے کی آڑ لے کر مستعفی ہوں۔ گاندھی بھگت کانگرسی حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جاتی ہے۔ کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کے اس بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انہیں غیر سوشلسٹ کانگرسیوں پر اعتبار نہیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں اعتدال پسند کانگرسیوں پر ایک نیا الزام یہ عائد کیا ہے۔ کہ بین الاقوامی حالت میں کانگرس کی طرف سے جس دلچسپی کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ دیانت پر مبنی نہیں۔ یہ نیا الزام سمند ناز پر اک اور تازیانہ ثابت ہوا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ خود گاندھی جی بھی یہی خیال رکھتے ہیں کہ کانگرس کے ان دونوں فریقوں کے درمیان شکوک وشبہات کی فضا میں مفاہمت اور تعاون ممکن نہیں۔

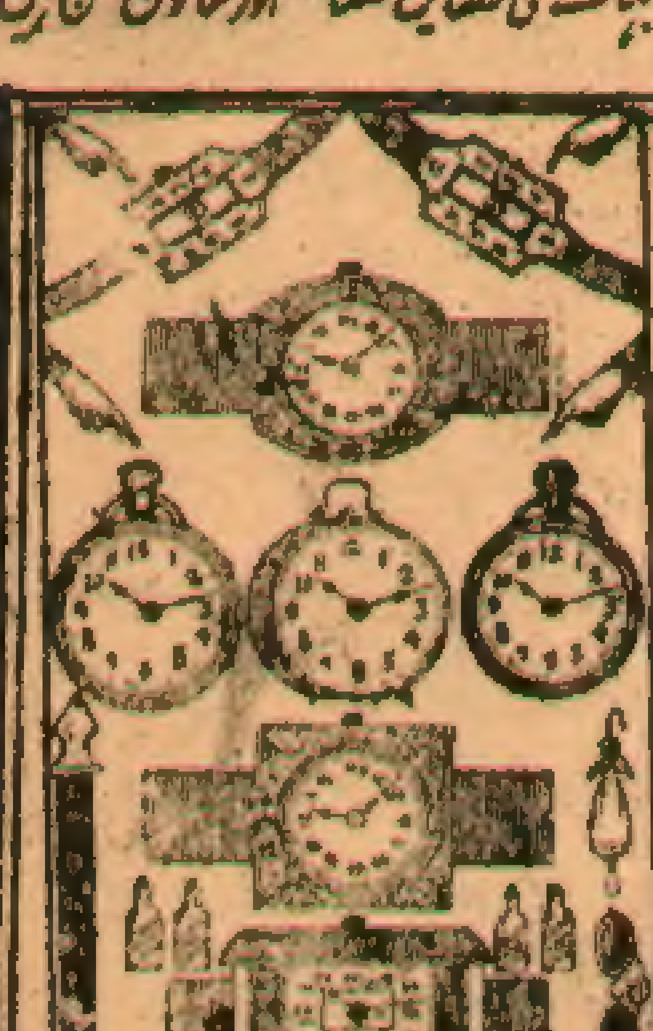

صرف دو روپیہ آٹھ آنہ میں آٹھ گھڑیاں اور دیگر قیمتی تحفہ جات

پانچ عدد ڈمی رسٹ واچ دو عدد ڈمی پاکٹ واچ اور ایک عدد اصلی جرمن ٹائم پیس گارنٹی ۵ سال

ناظرین کو واضح ہو کہ یہ سب گھڑیاں نہایت خوبصورت اور قابل دید لائق خرید ہیں۔ جو ہم نے اپنے خاص آرڈر سے ولایت سے منگوائی ہیں۔ یاد رکھئے کہ محدود تعداد یا پانچ ہزار فروخت ہو جانے پر پھر اس قیمت پر نہ مل سکیں گی لہذا آج ہی منگوا کر اس رعایت سے فائدہ اٹھائیے۔ ان خوشنما آٹھ گھڑیوں کے ساتھ ۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈ غب کا فاؤنٹین پن ایک عدد خوبصورت موتیوں کا ہار۔ اصلی ٹھنڈی عینک۔ ایک ریشمی رومال مفت دیا جائے گا محصول ڈاک وپیکنگ علاوہ۔ ناپسند ہونے پر قیمت واپس ہو گی۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر جرمن واچ سٹور دھاریوال ضلع (پنجاب)

مغربی سیاسیات میں تازہ جوڑ توڑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمہوری حکومتیں متحد نہ ہو سکیں

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف لکھتا ہے کہ "بلا خوف تردید یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جوں جوں دن گذرتے جاتے ہیں توں توں ہی عوام کے خدشات بڑھ رہے ہیں۔ یہ بات بہت خطرناک ہوگی۔ اگر ہم خیال کرنے لگیں۔ کہ ہمارے پاس اس قدر وقت ہے۔ کہ ہم جس وقت بھی چاہیں۔ کوئی قدم اٹھائیں۔ اس لئے یہ امر حیرت ناک نہ ہوگا۔ اگر کل بھی حکومت میں اس بات کا اعلان نہ کر سکیں۔ کہ گذشتہ ہفتہ میں انہوں نے جو گفت و شنید کی ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا ہے۔ ہوسکتا ہے۔ کہ اس کی وجوہ ایسی ہوں جو ہماری حکومت کے اختیار سے باہر ہوں۔ لیکن یہ بھی افواہیں ہیں کہ کیبنٹ کے بعض ممبروں کے خیالات اس سلسلہ میں بہت متزلزل ہیں۔

اخبار "مانچسٹر گارڈین" کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اب چار طاقتوں کے معاہدے کے امکانات قطعی طور پر ختم ہوگئے ہیں گو کوئی شخص بھی کسی اچانک واقعہ کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اب کچھ عرصہ تک خاموشی رہیگی۔ اس دوران میں صلح کن پالیسی پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن یہ باور کرنے کی بھاری وجوہ موجود ہیں۔ کہ اب مسٹر چیمبرلین سرگرمی سے اس پالیسی کی حمایت نہیں کریں گے"۔

اخبار "ٹائمز" کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ برطانیہ فرانس۔ روس اور پولینڈ کے درمیان معاہدے کے سلسلے میں کوئی نمایاں کامیابی نہیں ہوگی۔ ایسے معاہدے کی ضرورت کو اس وقت کم محسوس کیا جانے لگا۔ جبکہ رومانیہ کے متعلق تشویش کم ہوگئی۔

اخبار "مانچسٹر گارڈین" کا نامہ نگار مقیم ماسکو رقمطراز ہے۔ کہ سوویٹ جمہوری قوتوں سے تعاون کی بے حد خواہشمند ہے۔ بشرطیکہ اسے اس بات کا یقین ہو جائے کہ جمہوری قوتیں صلح کن پالیسی پر عمل کرنے کی نسبت جارحانہ حملوں کا خاتمہ کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن یہ تعاون صد فدلانہ ہو۔ اور اس میں ایسی کوئی خواہش کام نہ کرے گی۔ کہ سوویٹ روس تو جنگ کرتا جائے۔ اور یہ لوگ اپنا فائدہ اٹھانے پر ہی لگے رہیں۔ روس کو اس بات کا ہی خدشہ ہے۔

نازی پارٹی کے وقار میں اضافہ ہوگیا

اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم برلن لکھتا ہے۔ کہ ۲۴ گھنٹوں میں ہٹلر نے میمل، سلواکیہ اور رومانیہ میں جو فتوحات حاصل کی ہیں۔ ان سے جرمنی میں نازی پارٹی کا وقار بہت بڑھ گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ برطانوی پالیسی ہی ہٹلر کی فتوحات کا موجب ہے۔ لیکن اس کے باوجود اخبارات میں برطانیہ کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ اور برطانیہ کو دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ کچھ یوم پہلے اس امر کے امکانات تھے کہ پولینڈ بھی جمہوری قوتوں کے محاذ میں شامل ہو جائیگا۔ لیکن حکومت جرمنی کا خیال ہے۔ کہ اب یہ امکانات ختم ہوگئے ہیں۔ رومانیہ کے معاہدہ کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے انگلستان کو شکست دینی مقصود ہے۔

مسولینی کی تقریر کا اثر مختلف ممالک پر

فرانس کے سرکاری حلقوں کی طرف سے ابھی تک اس معاملہ میں کچھ نہیں کہا جاتا۔ کہ سینور مسولینی کی کل والی تقریر نے مفاہمت کا دروازہ کھلا رکھا ہے یا نہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ مسولینی نے ٹیونس۔ جیبوتی اور نہر سویز کا ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ نہیں بتایا۔ کہ وہ ان کے متعلق کیا چاہتا ہے۔ چونکہ ۱۹۳۵ء کے معاہدہ کے خلاف ورزی اٹالیہ ہی نے کی ہے۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ اب وہی اپنے مطالبات کی وضاحت کرے

برطانوی اخبار کے تبصروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مسولینی کی تقریر سے ناامیدی ظاہر نہیں کرتے۔ مثلاً ٹائمز کا خیال ہے۔ کہ اگر اب بھی ہوشیاری سے کام لیا جائے تو ممکن ہے کہ حالات بدل جائیں۔ مسولینی کی تقریر سے گفت و شنید از سرنو شروع کرنے کا موقع ہاتھ آگیا ہے۔

ادھر جرمنی کے اخبار مسولینی کی تقریر کی تائید و حمایت میں پیش پیش ہیں۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ مسولینی کی تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ اطالیہ ٹیونس۔ جیبوتی اور نہر سویز چاہتا ہے۔ اس قدر واضح مطالبات کے بعد تجاہل عارفانہ سے کام لینا یا جواب میں لیت و لعل کرنا فضول اور عبث ہے۔

جنرل فرانکو نے چڑھائی کر دی

۲۶ مارچ کی رات کو میڈرڈ سے یہ پیغام براڈکاسٹ کیا گیا۔ کہ میڈرڈ کی واپسی کے متعلق جنرل فرانکو اور جمہوری حکام کے درمیان برگوس میں جو گفت و شنید شروع تھی۔ وہ ناکامی کے ساتھ ختم ہوگئی ہے۔ کیونکہ ہفتہ کے دن تک جمہوری حکومت اپنے کام طیارے فرانکو کے حوالے نہ کر سکی۔ باغیوں کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ باغی فوجوں نے قرطبہ پر حملہ کر دیا ہے۔ اور اپنے دعویٰ کے مطابق وہ ۲۰ میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور لاتعداد آدمی اسیر کر لئے ہیں۔ جنرل فرانکو نے جمہوریت پسندوں کے نام اپیل شائع کی ہے کہ جن لوگوں نے ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی۔ انہیں نقصان نہیں پہنچایا جائیگا۔

چین کیلئے سامان جنگ

چین کے لئے ۴۸ ہزار ٹن وزنی سامان جنگ ایک برطانوی جہاز کے ذریعہ ۲۴ مارچ کو رنگون پہنچا۔ اس سامان جنگ میں توپوں مشین گنوں اور رائفلوں کے علاوہ کثیر سامان اسلحہ بھی شامل ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ چینی اس سامان کی جلد از جلد ترسیل کیلئے سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔

امریکن الارم پستول

جدید ماڈل ۱۹۳۹ء وزن ۱۵ اونس اس کو دیکھتے ہی دشمن کو جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ چور ڈاکو خونخوار جانور اس کی گرجتی آواز سن کر ایک دم بھاگ جاتے ہیں۔ گھر باہر۔ بیابان۔ جنگلوں۔ پہاڑوں اور مسافرت میں آپکا بادی گارڈ ہے۔ ابھی امریکہ سے بن کر آئے ہیں۔ جو یکے بعد دیگرے پچاس فائر کرتا ہے۔ اس کم دام پر اصلی مال صرف ہم سے ہی ملتا ہے۔

اس کے لائسنس کی ہرگز ضرورت نہیں

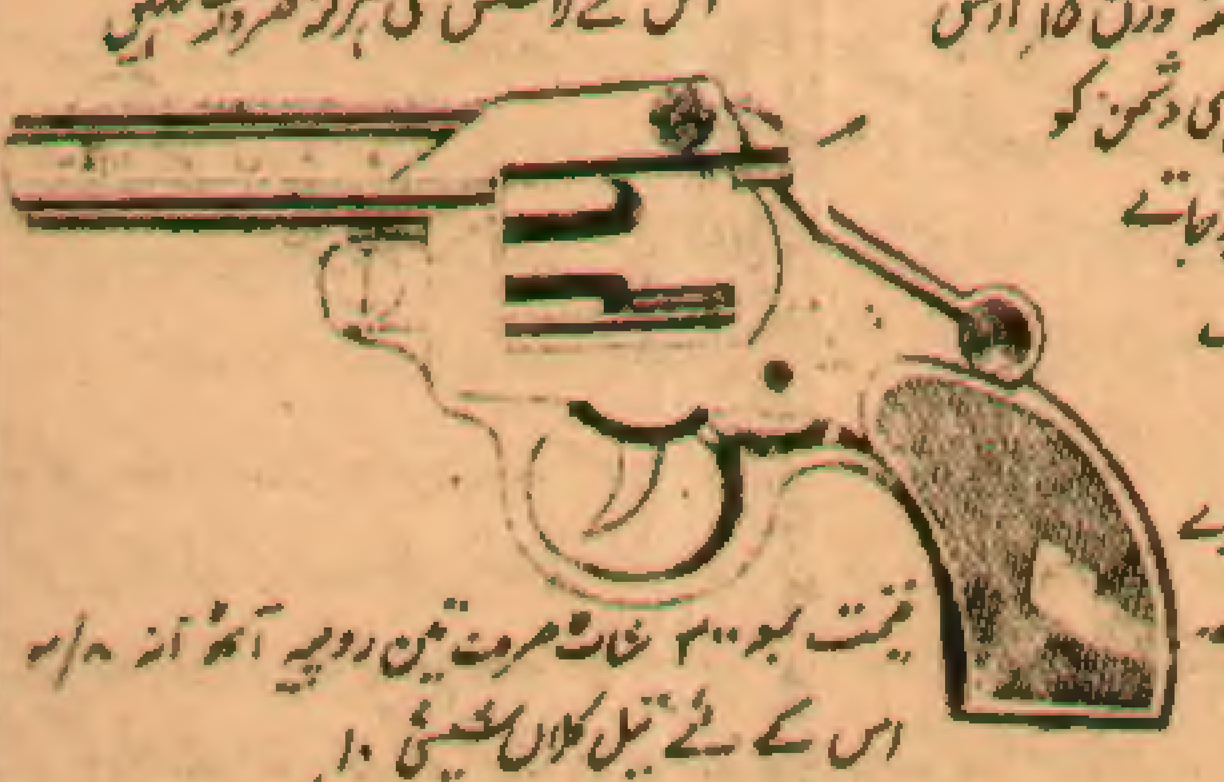

قیمت مع ۳۰۰ کارتوس صرف تین روپیہ آٹھ آنہ ۸/۳
اس کے لئے تیل کلاں شیشی ۱۰/
۱۰۰ فائر کرنے والا چار روپیہ فالتو کارتوس ۵۰۰ ایک روپیہ ۸/
پستول کی خوبصورت شاہانہ چمڑے کی پیٹی مع خول ۱۲/
محصول ڈاک الگ تین منگوانے پر محصولڈاک معاف

ملنے کا پتہ امریکن سٹیل سپلائی سٹورز۔ دھاریوال (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈین ٹیریٹوریل فورس میں بھرتی

یہ امر احباب سے مخفی نہ ہوگا۔ کہ ا نبالہ چھاونی میں انڈین ٹیریٹوریل فورس کے اندر جماعت احمدیہ کی چار پلاٹون ہیں۔ چونکہ ایک معین عرصہ کے بعد اس میں شامل ہونے والے نوجوان اگر چاہیں۔ تو استعفٰے دے سکتے ہیں۔ اس لئے آئے دن جگہیں خالی ہوتی رہتی ہیں اس سال اس میں بہت کمی واقع ہو گئی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے کمانڈنگ افسر صاحب ۳ اپریل سے دورہ کر رہے ہیں۔ ان کے دورہ کا پروگرام متعلقہ جماعتوں کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ ان جماعتوں کے عہدہ داران کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کام میں نظارت ہذا کے ساتھ پورے طور پر تعاون کریں۔ اور نہایت مستعد تعلیم یافتہ اور مضبوط احمدی نوجوانوں کو اس بھرتی میں شامل ہونے کے لئے تیار کر کے کمانڈنگ افسر صاحب کی خدمت میں پیش کریں۔ نظارت ہذا کی طرف سے جو دوست بھرتی کے کام کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی ہر طرح سے تعاون کیا جائے۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں نوجوان مہیا کئے جائیں۔ پروگرام حسب ذیل ہے

۳ اپریل ۱۹۳۹ء	نواں شہر۔ جالندھر	۸ اپریل ۱۹۳۹ء	لاہور۔ گوجرانوالہ
۴ اپریل "	ہرچووال	۹ اپریل "	لائل پور۔ سرگودھا
۵ اپریل "	گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ	۱۱ اپریل "	منٹگمری
۶ اپریل "	پسرور۔ ڈسکہ		

ناظر امور خارجہ

نمائندگان مجلس مشاورت کی ذمہ داری

سال تمام میں صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ ہر ایک جماعت کی طرف سے مشاورت تک مطابق بجٹ گیارہ ماہ کی نسبت سے چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ وغیرہ داخل ہو جانا ضروری اور لازمی ہے۔ اس لئے سن رواں کی مجلس مشاورت پر منتخب ہو کر آنے والے نمائندگان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے چندوں کا جائزہ لیں۔ کہ ان کا چندہ مطابق بجٹ گیارہ ماہ کے تدریجی بجٹ کے مطابق داخل کرایا جا چکا ہے۔ اگر کمی ہو۔ تو مشاورت تک اسے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ مشاورت پر ممکن ہے۔ کمی چندہ کے متعلق نمائندگان سے پرسش ہو۔ ناظر بیت المال

ضلع سیالکوٹ کی جماعتیں توجہ کریں

احباب کو اخبار کے مطالعہ سے معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ ٹیریٹوریل فورس کی بھرتی عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ بھرتی کا پروگرام بھی شائع کیا جا چکا ہے ضلع سیالکوٹ میں چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل ایل بی اور چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ بی۔ اے کو نظارت ہذا کی طرف سے بھجوایا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ نوجوانوں میں تحریک کر کے ان کو تیار کریں۔ جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے تمام عہدہ داران کا فرض ہے۔ کہ وہ اس اہم قومی کام میں ان کے ساتھ پورے طور پر تعاون کریں۔ اور مستعد تعلیم یافتہ اور مضبوط نوجوانوں کو بھرتی کے لئے تیار کریں۔ ناظر امور خارجہ

وصیت نمبر ۵۱۹۵

منکہ مسماۃ غلام فاطمہ زوجہ شیخ سردار علی صاحب قوم شیخ عمرہ ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن رحیم آباد ڈاکخانہ فتو پور تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری حسب ذیل جائیداد ہے زیور قیمتی ایک سو بیس روپے نقد مبلغ ساٹھ روپے مہر مبلغ پانصد روپے جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میزان کل ۶۸۰ روپے میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ۔ یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ المرقوم ۱۲ نومبر ۱۹۳۶ء العبد۔ نشان انگوٹھا غلام فاطمہ گواہ شد۔ سردار علی تعلیم خود محمود آباد فارم سندھ۔ گواہ شد۔ ڈاکٹر احمد الدین محمود آباد فارم سندھ۔

قرآن مجید مترجم معہ مکمل تفسیری نوٹ

جس کی احباب کو بیحد ضرورت تھی۔ چھپ گیا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ اور بطرز لیسرنا القرآن ہے اور حاشیہ پر مکمل تفسیری نوٹ ہیں۔ منظور کردہ نظارت تالیف و تصنیف قادیان ہے۔ کاغذ رامپوری مجلد اور پر سنہری ٹھپہ قیمت دو روپے۔ کاغذ سرخ یا زرد مجلد اور پر سنہری ٹھپہ قیمت دو روپے چار آنے بڑھیا اور اعلیٰ کاغذ جلد مراکو اور پر سنہری ٹھپہ تین روپے اور خالص چمڑے کی جلد اور پر سنہری ٹھپہ تین روپے آٹھ آنے نوٹ۔ تین روپے اور ساڑھے تین روپے والے قرآن مجید پر ایک روپیہ کمیشن۔ سیرت المہدی از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے قیمت عہ۔ فتاوی حضرت مسیح موعودؑ قیمت عہ۔ سیرت النبی مجلد قیمت اصلی عہ۔ تینوں کتابوں کے اکٹھے خریدار سے بجائے ... صرف ... یعنی آدھی قیمت لی جاوے گی۔ انقلاب حقیقی از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ... مترجم و تفسیری پارہ صحیح بخاری ... پارہ ... شمائل شریف معریٰ مجلد سنہری ٹھپہ عہ سنہری ٹھپہ سنہری کناروں والی عہ۔ شمائل شریف مترجمہ سید محمد سرور شاہ صاحب قیمت اصلی ... لیکن مبلغ ... کی اور کتب لینے والے کو مبلغ عہ میں دی جائیگی۔ احمدیہ پاکٹ نیا ایڈیشن عہ۔ انگلش لیکچر از قمر برادر شملہ عہ رسالہ ... سلسلہ کتب اسلام کی ہر پانچ حصص جن کو نظارت تالیف و تصنیف نے منظور فرمایا قیمت ... محمد عنایت اللہ تاجر کتب بازار ریتی چھلہ قادیان

باجلاس جناب چوہدری عطا محمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوم تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

اشتہار عام

نوبہار شاہ ولد محمد شاہ ذات سید سکنہ تتال پور تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان بذریعہ فاضل ولد محمد ذات ... سکنہ تتال پور مختار عام بنام خان بیگ ولد سلطان ذات سیال سرباز سکنہ بستی رشید تحصیل شورکوٹ وغیرہ درخواست تقسیم اراضی ملکیتہ ... واقعہ موضع بیلہ سرباز تحصیل شورکوٹ برقبہ ۱۰ مرلہ

نمبر شمار	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	تحصیل
۱	رشید	خان	سیال سرباز	بستی رشید	شورکوٹ
۲	طالب	"	"	"	"
۳	محبت	دلیل	"	"	"
۴	مسماۃ نور بی بی بیوہ بہاول		"	"	"
۵	حق نواز	نورنگ	"	کوٹ مراد	"
۶	امام شاہ	محمد شاہ	سید	تتال پور	کبیر والہ
۷	محمد نواز شاہ	"	"	"	"
۸	محمد	رستم	سیال سرباز	بیلہ سرباز	شورکوٹ
۹	بوٹا	"	"	"	"

مدعا علیہم۔ نابالغ بولایت مدعا علیہ ... برادر خود۔ بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مقدمہ مندرجہ بالا میں تاریخ پیشی ۱۱ اپریل ۱۹۳۹ء مقرر ہوئی ہے۔ اس لئے اگر کسی کو کوئی عذر ہے تو تاریخ مذکور پر حاضر ہو کر پیش کرے۔ بصورت دیگر کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔ (دستخط حاکم) (مہر عدالت)